فتوی نمبر:[۵۲۴] تاریخ:[۲۰۲۴/۰۴/۰۲]

سوال

لڑکی نے لڑکے (دلی مطابقت نہ ہونے کی وجہ) سے خلع مانگی، ایک ہفتے بعد لڑکے والوں نے راضی ہو کر کہا کہ آپ خلع کی درخواست دائر کر دیں اور لڑکی کا سامان واپس بھجوا دیا۔ لڑکی نے بھی پورا مہر واپس کر دیا۔

پاکستانی عدالتی قانون کے تحت دو طرح خلع ہوتی ہے:

۱۔ طلاق تفویض اور مبرأت

جسکے تحت لڑکا اور لڑکی بیک وقت کچہری جا کر فارم پر سائن کرتے ہیں تو اسی وقت قانونی طور پر نکاح ختم ہو جاتا ہے اور فریقین میں علیحدگی ہو جاتی ہے۔

آیا یہ اسلام کی رو سے خلع میں شمار ہوتا ہے اور کیا درست طریقہ ہے؟

۲۔ دوسری صورت میں عدالت مرد کو نوٹس بھجواتی ہے اور عورت کو خلع کا کیس مضبوط پیش کرنے کے لئے قانون کی رو سے جھوٹے اور غلط الزامات لکھوانے پڑیں گے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

دونوں صورتوں میں عدت کب سے شمار ہوگی؟

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

خلع کی اوپر بیان کردہ دونوں صورتیں جائز ہیں، سوائے اس کے کہ جھوٹی الزام تراشی جائز نہیں۔

اور دونوں صورتوں میں جس تاریخ کو خلع کی ڈگری جاری ہوگی، اس وقت سے عدت شروع ہوگی۔ خلع کی عدت اگر عورت حاملہ نہ ہو تو ایک حیض ہے۔ جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے خلع لے لیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا۔ [سنن الترمذی:۱۱۸۵]

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابوعدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

لجنة العلماء للإفتاء
ULAMA FATWA COUNCIL